AL-‘ULŪM ISSN: 2709-3484 (Print) | 2709-3492 (Online)
https://alulum.net/ojs/index.php/aujis/about
(January-June2023), 4:1(187-203)

کتاب الشفاء کے مندرجات کی تفہیم وتشریح کے معاصر مناہج واسالیب

1. **عبدالجبار قمر**، لائبریری آفیسر مادر ملت لائبریری، ادارہ نظریہ پاکستان، ایوان قاءداعظم، لاہور

2. **مسعود احمد مجاہد**، اسسٹنٹ پروفیسر، منہاج یونی ورسٹی، لاہور

Methods and Approaches for Understanding and Description to the contents of *Kitāb ‘l Shifā*

1. Abdul jabbar Qamar (PhD)[1] Library Officer, Madar-e-Millat Library, Idara Nazria-e Pakistan, Aiwan-e Qauid-e Azam, Lahore
2. Masood Ahmad Mujahid (PhD) Assistant Prof. Minhaj University, Lahore

Keywords:
Sīrah, Kitāb ‘l Shifā
Contents,
understanding,
methods

Abstract: *Qadī 'Ayyād was a great scholar of his time in Hadīth, Tafsīr, Jurisprudence, Arabic language and its concern sciences. In Sīrah literature, he compiled a fertilized material to develop and highlight the personality of the Holy Prophet (peace be on him). He wrote many excellent books including* ***Kamāl 'l-Mu'allim****, a commentary on the Ṣahīh al-Muslim, and the* ***Shifā****, those are the most extraordinary books. Every one relies on it and writes about it UN fullness and un courage other to read and study it.Copies of it have spread East and West. If this book had been written in gold as weighted against jewels, it would not cover its worth. Qadī 'Ayyād has written an outclass book on excellent qualities and virtues of the Holy Prophet (peace be on him). He has very clearly described the rights of Holy Prophet (peace be on him) over his followers in his book. Qadī 'Ayyād has categorically described the arrangements of chapters and articles of his book from its original sources. The method of* ***Kitāb ‘l al-Shifā*** *will be discussed at length to evaluate with contemporary time.*

Abdul jabbar & Masood Ahmad (2023), Methods and Approaches for Understanding and Description to the contents of Kitāb ‘l al-Shifā
Al-‘Ulūm Journal of Islamic Studies, 4(1)

[1] Corresponding author Email: ajqamar92@gmail.com

قاضی عیاض مالکی کی کتاب "الشفاء" کا شمار سیرت نبوی ﷺ کے اہم ماخذ میں ہوتا ہے یہ اپنے زمانے سے لے کر آج تک برابر عرب و عجم میں مقبول رہی ہے۔اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اس پر بے شمار شروحات، تعلیقات، اختصارات لکھے جا چکے ہیں اور اس کتاب کی کئی محققین نے تخریج و تحقیق بھی کی ہے۔

اس مضمون میں قاضی عیاض کی کتاب "الشفا" کے منہج واسلوب کو بیان کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں اس میں یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ قاضی عیاض کو مروجہ سیرت نگاری کے اسلوب سے ہٹ کر اس نوعیت کی کتاب لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

قاضی عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

آپ کا نام عیاض بن موسیٰ بن عیاض الیحصبی المالکی اور کنیت ابوالفضل ہے۔ آپ کی ولادت 476ھ / 1083ء میں "سبتۃ"[1] کے مقام پر ہوئی۔اسی نسبت سے آپ کو سبتی بھی کہا جاتا ہے۔[2]

آپ اعلیٰ درجے کی ذہانت، فطانت اور بلند فہم و فرست کے مالک تھے۔مسائل فقہ میں امام مالک کے مقلد تھے۔اور آپ کا شمار مذہب مالکی کے اصولیین میں ہوتا ہے۔[3]

مقام و مرتبہ

آپ حدیث، علوم الحدیث، لغت، نحو، کلام عرب اور ان کے ایام و انساب میں اپنے وقت کے امام تھے۔آپ شاعری بھی فرماتے تھے۔

ابن خلکان لکھتے ہیں؛

"كان امام الحديث فی وقته فی الحديث و علومه، والنحو، واللغة، وكلام العرب، وايامهم، وانسابهم، وصنف التصانيف المفيده "

(آپ اپنے وقت کے حدیث کے امام تھے اور نحو، لغت، کلام عرب، عرب کے ایام، انساب کے عالم تھے۔آپ نے بے شمار کتب لکھیں۔)[4]

الدکتور احمد جمال العمری مصری کا قاضی عیاض کا سیرت نبوی کے ساتھ تعلق اور محبت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

1- اندلس کے مغربی علاقے کے شمال مغرب میں یہ شہر واقع ہے۔

2- محمد، التعریف بالقاضی عیاض، تحقیق از دکتور محمد بن شریفۃ، (وزارۃ الاوقاف المغربیۃ ط، 1406ھ)، 2۔

3- ابن الخطیب اندلسی، الاحاطۃ فی اخبار غرناطۃ، (القاھرۃ: مکتبۃ الخانجی، ۱۳۹۲ھ)، 4:222۔

4- ابن خلکان، وفیات الاعیان (بیروت: دار صادر، 1397ھ)، 3:483۔

"فكان الرجل يعيش في سيرة المصطفى بعقله و قلبه و روحه و نفسه و حسه و شعوره و ادراكه و وجدانه"۔ [5]

آپ نے اپنی زندگی سیرت کے فروغ کے لئے گزاری اور حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت اور اسوہ کے مطابق اپنے ہوش و حواس، شعور اور وجدان کے ساتھ بسر کی۔

آپ نے اپنی پوری زندگی حضور نبی کریم ﷺ کے عشق اور محبت میں بسر کی۔ آپ لوگوں کے دلوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت کے اضافے کے لئے دروس سیرت دیتے رہے یہی دروس لوگوں کے ایمانی، وجدانی اور روحانی ذوق میں خوب اضافے کا سامان بنے۔

کتاب الشفاء کا تعارف

آپکی تمام تصانیف میں سب سے زیادہ مقبولیت آپ کی کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ" کے حصہ میں آئی۔ بلکہ دیگر تصانیف اور قاضی عیاض کے نام کی بقاء کا سبب بھی یہی کتاب ہے۔

قاضی عیاض نے ابو سعد بن عبد الملک الخرکوشی (406ھ) کی کتاب "شرف المصطفیٰ" کا اختصار جس کا نام آپ نے اختصار شرف المصطفیٰ رکھا۔[6]

جب آپ نے کتاب الشفا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنی ہی کتاب اختصار شرف المصطفیٰ کو بنیاد بنا کر اس کی تفصیل و توضیح کی جس کا آپ نے نام الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ رکھا۔ امام ذھبی نے اس کا نام الشفافی شرف المصطفیٰ بھی بیان کیا ہے۔[7]

بارگار سالت ﷺ میں کتاب الشفاء کا مقام و مرتبہ

ایک دفعہ خواب میں قاضی عیاض کے بھتیجے نے دیکھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سونے کے تخت پر تشریف فرماہیں۔ یہ منظر دیکھ کر اس پر ہیبت طاری ہوگئی۔ قاضی عیاض نے فرمایا کہ اے بھتیجے "کتاب الشفاء" کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور اسے اپنے لئے دلیل راہ بناو۔[8]

بارگاہ رسالت میں مقبولیت پانے کے بعد ہر زمانے کے علماء و صلحاء کی نظر میں یہ کتاب ایک خصوصی مقام کی حامل ہوگی اور انہوں نے نظم و نثر میں اس کی تعریف فرمائی ہے۔

---

5 - الدکتور احمد جمال العمری، السيرة النبوية في مفهوم القاضي عياض (القاہرہ، دار المعارف، 1988)، 186۔

6- الحسین بن محمد شواط، قاضی عیاض، 612۔

7 - ذھبی، سير الاعلام النبلاء ، (بیروت، دار الفکر، 1997)، 38:15۔

8- محدث دہلوی، شاہ عبد العزیز، بستان المحدثین (کراچی: نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب،)، 222۔

کتاب کی مقبولیت کے متعلق اقوال مشاہیر

آپ کی کتاب کے بارے میں بے شمار علماء اور ادباء نے نثر اور منظوم شکل میں ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔ یہاں صرف دو اقوال ذکر کئے جاتے ہیں۔

محمد بن جعفر الکتانی (۱۳۴۵ھ) الشفاء کے متعلق لکھتے ہیں:

"هو كتاب عظيم النفع ،كثير الفائدة،لم يؤلف مثله فى الاسلام"[9]

قاضی عیاض کی یہ کتاب الشفاء ایسی عدیم النظیر کتاب ہے جو بے تحاشہ فوائد کی حامل ہے۔ اسلام میں اس سے پہلے کسی نے اس طرح کی کتاب تالیف نہیں کی ہے۔

الحسین بن شواط، الدکتور محمد بن محمد ابو شہبہ کا قول نقل کرتے ہیں:

"وهو كتاب لو كتب بالذهب او وزن بالجواهر لكان قليلاً عليه"-[10]

(اگر اس کتاب کو سونے کے ساتھ لکھا جائے اور جواہرات کے ساتھ اس کا وزن کیا جائے تو پھر بھی اس کتاب کی اہمیت کے برابر کوئی شے نہیں ہو سکتی۔)

سابقہ کام کا جائزہ

قاضی عیاض کی کتاب "الشفا" پر مختلف حوالے سے اب تک درج ذیل کام سامنے آیا ہے۔

1. سب سے پہلے ان کے بیٹے نے قاضی عیاض کی حالات زندگی پر ایک مبسوط کتاب لکھی۔ جس کا نام "التعریف بالقاضی عیاض" ہے۔ محمد بن شریفۃ کی تحقیق کے ساتھ وزارۃ الاوقف المغربیۃ نے اس کو شائع کیا۔
2. الدکتور احمد جمال العمری نے، السیرۃ النبویۃ فی مفھوم القاضی عیاض میں نے حضور بنی کریم کی سیرت کے حوالے سے قاضی عیاض نے جو عدیم النظیر اور وقیع کام کیا ہے اس پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے
3. منهجية فقه الحديث عند القاضي عياض از دکتور الحسین بن محمد شواط، دار ابن عفان، الخبر، ۱۴۱۴ھ (یہ الشواط کی کتاب القاضی عیاض کا ایک باب بھی ہے اور یہ علیحدہ بھی شائع ہوئی ہے۔)
4. الدکتور احمد جمال العمری نے "السيرة النبوية في مفهوم القاضي عياض" میں قاضی عیاض کی کتاب الشفاء کے خصائص اور اہمیت کو بڑی تفصیل کے ساتھ اجاگر کیا ہے۔

9- محمد بن جعفر الکتانی، الرسالة المستطرفة (لاہور: مکتبہ رحمانیہ)، 144۔

10- الحسین بن محمد شواط، القاضی عیاض (دمشق، دار القلم، 1999ء)، 217۔

5. مصر میں ایک رسالہ المناھل کے نام سے قاضی عیاض اور آپ کی زندگی پر (1980ء) میں خاص نمبر الرباط، المغرب سے شائع ہوا۔ اس رسالے میں بھی قاضی عیاض کی زندگی اور آپ کی کتاب پر مختلف مضامین لکھے گئے۔ اس رسالے میں قاضی عیاض کی ادبی و علمی خدمات اور ان کی کتب بالخصوص الشفا کے حوالے سے بڑے اہم مضامین جمع ہیں۔ ان مضامین میں الشفا کی علمی و ادبی حیثیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔
6. ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی نے دو جلدوں میں مصادر سیرت نبوی کے نام سے کتاب لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے سیرت نبوی پر آج تک لکھی گئی کتب کی مختصر تاریخ قلمبند کی ہے۔ قاضی عیاض اور آپ کی کتاب الشفاء پر دو مبسوط مضامین نقل کئے ہیں۔ اس مضمون میں آپ نے الشفاء کے منہج و اسلوب کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

الشفاء کا منہج و اسلوب

سیرت نگاری کے مروجہ اسلوب سے ہٹ کر قاضی عیاض کا اپنی کتاب "الشفا" لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے ذہن و قلوب میں عظمت و توقیر مصطفیٰ کا جو تصور محو ہو چکا ہے اس کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قاضی عیاض نے اپنی کتاب میں تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ کو کتاب کے شروع میں ذکر کیا ہے۔

یہ کتاب حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی کے ان کمالات کو شامل ہے جن کو حیات انسانی کی تاریخ میں گہرائی کے ساتھ نہیں دیکھا گیا۔ اس کتاب میں حیات نبوی کے تمام فضائل، شمائل اور معجزات شامل ہیں۔ قاضی عیاض نے اپنی کتاب میں کمالاتِ نبوی کو نہایت گہرائی کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت اور فضائل کو پڑھ کر ان کے دل میں محبت رسول ﷺ موجزن ہو۔ آپ نے اپنی کتاب میں منکرین اور ملحدین کے ساتھ منافشانہ اسلوب کو اختیار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اس میں کلامی ابحاث کو ذکر کرنے سے کاملاً گریز کیا ہے۔

قاضی عیاض نے خود اپنی کتاب کی چوتھی قسم کے شروع میں اپنی کتاب لکھنے کے مقصد کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض اپنی کتاب کے لکھنے کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> قاری کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ ہم نے یہ کتاب اس شخص کے لیے جمع نہیں کی جو سرور عالم ﷺ کی نبوت کا منکر ہے۔ یا آپ ﷺ کے معجزات پر نکتہ چینی کرتا ہو۔ لہٰذا ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ان پیش کردہ معجزات پر دلائل قائم کر کے منکرین کے اعتراضات اُٹھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح معجزہ اور تحدی کے شروط بیان کرنے کی ضروت بھی نہیں اور نہ ہمیں نسخ شرائع کو باطل بتانے والے کے خیال فاسدہ کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب ہم نے صرف ان لوگوں کے لیے لکھی ہے جو جان و دل سے محمد رسول اللہ ﷺ کے دین پر، آپ ﷺ کی ملت زمرہ اہل سنت و الجماعت میں ہیں۔ آپ کی اتباع

کرتے ہیں اور آپ کی نبوت کا پوری طرح اعتراف کرتے ہیں۔ تاکہ اس کتاب کا مطالعہ ان حضرات کی محبت اور ایمان میں اضافے کا باعث بنے۔[11]

منہج

مصنف نے خود **الشفا** کے مقدمہ میں کتاب کے ابواب و فصول کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ صاحب مصنف خود لکھتا ہے، اس کو میں نے چار قسموں پر منحصر کیا ہے۔

قسم اول میں قرآن مجید کی ان آیات کو بیان کیا ہے جن میں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے قول و فعل میں اپنے نبی ﷺ کی تعظیم و توقیر کی ہے۔ اس میں چار ابواب ہیں:

پہلے باب میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تعریف کی ہے اور آپ ﷺ کی قدر و منزلت جو اس کی بارگاہ میں ہے اس کا اظہار کیا ہے۔ اس میں دس (10) فصلیں ہیں۔

باب دوم میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پیدائش اور اخلاق کے بارے میں جو مناقب بیان کیے ہیں اور آپ ﷺ کے تمام دینی اور دنیاوی فضائل جمع کر دیے ہیں۔ اس میں چھبیس (26) فصول ہیں۔

باب سوم میں وہ صحیح اور مشہور احادیث ہیں جن میں آپ ﷺ کی قدر و منزلت جو بارگاہِ الٰہی میں پائی جاتی ہے اور آپ ﷺ کو دارین کے فضائل اور جو خصوصیات مرحمت فرمائیں ان کا بیان ہے۔ اس میں پندرہ (15) فصول ہیں۔

باب چہارم میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ہاتھ سے جو معجزات اور نشانیاں ظاہر فرمائیں اور جو آپ ﷺ کو خاص طور پر جو قدر و منزلت عنایت فرمائی اس کا بیان ہے۔ اس میں انیتس 29 فصلیں ہیں۔

قسم دوم میں حضور نبی کریم ﷺ کے ان حقوق کا بیان ہے جن کی بجا آوری ہر ایک امتی پر واجب ہے۔ اس میں چار باب ہیں۔

باب اول میں آپ ﷺ پر ایمان کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔ اور آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ ﷺ کی سنت کی اتباع کے لزوم کو بیان کیا گیا ہے۔ ہے۔ اس میں چار فصول ہیں۔

باب دوم میں آپ ﷺ کی محبت کا بیان ہے۔ اس میں پانچ فصلیں ہیں۔ باب سوم میں آپ ﷺ کے حکم کی عظمت اور اہمیت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر اور خیر خواہی کے لزوم کا ذکر ہے۔ اس کی چھ فصلیں ہیں:

باب چہارم میں آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم ہے۔ اس میں نو فصلیں ہیں۔[12]

11- قاضی عیاض الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ (بیروت: دار الفیحا، ط، 2006ء)، 307۔

12 - قاضی عیاض، الشفا (دمشق: مکتبۃ الغزالی، 2006)، 49-51۔

قسم سوم میں ان امور کا بیان ہے کہ جو حضور نبی کریم ﷺ کے حق میں محال ہیں اور وہ امور جو حضور نبی کریم ﷺ کے لیے جائز ہیں اور وہ امور جو حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ممنوع ہیں اور وہ امور بشریہ جن کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کرنا صحیح ہے۔

مصنف قسم سوم کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرتے ہوئے خود بیان کرتے ہیں:

> یہ قسم سوم اس کتاب کا راز اور ان تمام ابواب کے پھلوں کا مغز ہے اور اس سے پہلے کی دونوں قسمیں دراصل ان امور کے لیے تمہید و دلائل کے مرتبہ میں ہیں۔ جو ہم اس قسم میں واضح و روشن نکات بیان کریں گے اور یہی قسم مابعد کے لیے بھی حاکم ہو گی اور اس کتاب میں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور حضور سید عالم ﷺ کی آل و اصحاب کو (معاذاللہ) برا بھلا کہتا ہے۔ ان امور کو اختصار کے ساتھ نو فصلوں میں بیان کیا ہے۔ اس پر کتاب کے ابواب و اقسام کا خاتمہ ہے۔ جو اہل ایمان کی پیشانی کو ایمان سے پر انوار کر کے تراجم کے تاج چمکتا در شہوار بنے گا اور ہر قسم کے شکوک و شبہات، تخمین و تخیل کو دور کر کے مومنین کے سینہ کو شفاء اور حق کو ظاہر کرے گا۔[13]

بعض مقامات پر آپ نے عقلی استدلال کو بھی اختیار کیا ہے لیکن یہ ضمناً غیر ارادی طور پر کہیں آگیا ہے۔ اس میں آپ کا یہ ارادہ قطعاً نہیں تھا کہ آپ نے اپنے آپ کو عقل کے گھوڑے پر سوار کر لیا ہے۔ کہ جہاں نقل کو بیان کرنا ضروری ہو وہاں آپ نے نقل کو چھوڑ دیا ہو۔

قاضی عیاض نے اپنی کتاب میں خاص نوع کو مخاطب کیا اور وہ صاحبِ ایمان ہیں تا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل اور کمالات کا مطالعہ کر کے ان کے ایمانوں میں اضافہ ہو۔

ڈاکٹر طاہر القادری قاضی عیاض کی کتاب الشفا کی اہمیت اور ضرورت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> انسان حقوق سے آگاہ ہو کر ہی اس ذات سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور جب تک حقوق سے کماحقہ آگہی نہ ہو تعلق خاطر نہیں ہوتا۔ قاضی عیاض اس کتاب کے ذریعے یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ لوگو! جسم و روح، قلب و باطن کی بیماریاں اور ایمان و اعتقاد کے فساد کا علاج منحصر ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے حقوق کی معرفت پر اور حضور نبی کریم ﷺ کے حقوق کی معرفت کا مقصد وحید یہ ہے کہ آداب بارگاہ نبوی ﷺ صحیح طریق پر بجالائے جا سکیں۔[14]
>
> آج سے دو صدیاں قبل ذات مصطفیٰ سے امت کے تعلق کے چراغ کو مدھم کرنے اور صرف تعلیمات مصطفیٰ ﷺ پر زور دینے کی ایسی اعتقادی اساس قائم ہوئی۔ جس کے اثرات آج بھی امت کے ایک طبقے میں نمایاں طور پر محسوس کئے جا رہے ہیں۔[15]

13- قاضی عیاض، الشفاء، 51۔

14 - طاہر القادری، **معارف الشفاء**، (لاہور منہاج القرآن پبلی کیشنز، 2011ء)، 47

15۔ نفس مرجع، 14-13۔

اس کتاب کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ امت کا تعلق و ربط نہ صرف مضبوط و مستحکم کرتی ہے۔ بلکہ تعلیمات رسول ﷺ پر بھی پختگی ایمان کے لئے توجہ مرکوز کرتی ہے۔[16]

ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی اس کتاب کے مقصد کو متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بنیادی طور پر قاضی عیاض کی کتاب الشفاء کا موضوع حضور نبی کریم ﷺ کی بے مثال اور عدیم النظیر عظمت و بزرگی کو اُجاگر کرنا ہے اور ان کی ذہنی بالیدگی اور فکری بلندی کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دو حیثیتوں بندہ و بشر اور رسول و نبی۔ ان کی تشریح و تعبیر میں بالکل اچھوتی فکر اور بے خطا نظر پیش کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ انسان و بندہ ہونے کے سبب بہت سے اعمال و افعال اور جسمانی امور اور دوسرے عام انسانوں اور معمولی بندوں کے مانند ہونے کے باوجود آپؐ ﷺ ویسے نہ تھے بلکہ جسمانی اور خلقی لحاظ سے بعض ممتاز جہات کے مالک تھے اور اس باب میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو غیر معمولی انسان و بے مثال بندہ بنایا تھا۔ جبکہ روحانی اور نبوی لحاظ سے آپ ﷺ کا کوئی مقابل و نظیر نہیں کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور معصوموں سے زیادہ معصوم اور کاملوں سے زیادہ کامل۔[17]

ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی الشفاء کی خصوصیات اور اسلوب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اپنے اس محور فکر و نظر پر قائم رہتے ہوئے وہ رسول اکرم ﷺ کی عظمت و بزرگی کی سند پہلے قرآن مجید اور کلام الٰہی سے لاتے ہیں اور پھر حدیث نبوی سے کہ وہ بھی کلام الٰہی کی دوسری قسم ہے۔ پھر وہ آثار صحابہ کرام، اقوال سلف صالحین، اور آراء علماء و فقہاء سے اس کو مدلل و آراستہ کرتے ہیں۔[18]

احمد جمال العمری آپ کی کتاب کے اسلوب کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

”قاضی عیاض نے اپنی کتاب میں دو قسم کے اسلوب کو اختیار کیا ہے۔

1۔ تقریری اسلوب

تقریری اسلوب اختیار کرنے کی بنیادی وجہ اس دور کی فکری اور علمی تحریک کا ہے۔ آپ چونکہ بنیادی طور پر خطیب اور واعظ تھے اس لئے آپ نے اس کتاب میں تقریری اسلوب اختیار کیا۔

16- طاہر القادری، نفس مرجع، 13

17- صدیقی، ڈاکٹر یسین مظہر، **مصادر سیرت نبوی ﷺ** (لاہور، کتاب سرائے، 2016)، 1:474۔

18- نفس مرجع، 475۔

2۔فنی اسلوب

فنی اسلوب اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب میں محبت رسول کو اجاگر کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کو بیان کرنے کے لیے آپ نے خالص فنی اسلوب اختیار کیا ہے۔([19])اور جہاں ضروری سمجھا روایات کا تجزیہ بھی کیا۔روایات کے صحیح اور ثقہ ہونے پر بھی گفتگو کی۔آئمہ کی آراء بیان کرنے کے بعد اپنے موقف کو بھی بیان کیا۔

الدکتور احمد جمال العمری الشفاء کے منہج کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

منهج تقريری علمی مسند موثق ،لا تتدخل فيه غالبا، ای سمة شخصية او عقلية من سماته، إنما هو عرض لكل الآراء والنقول وكل التفسيرات-20

یہی وجہ ہے کہ کتاب کا ہر باب ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہے۔سب سے پہلے اللہ تعالی کے نزدیک جو مقام و مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کو بیان کیا اس کے بعد امت مسلمہ پر جو حقوق واجب ہیں ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور ان حقوق میں جو چیزیں جائز ہیں اور جو جائز نہیں ہیں ان کو ذکر کیا۔

دینی لحاظ سے نبوی حقوق کو بیان کیا ہے۔اور دنیاوی لحاظ سے بحثیت انسان کے حقوق کو بیان کیا اور آخر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص اور گستاخی کے سلسلے میں شریعت اسلامیہ کے موقف کو بیان کیا ہے۔اور اس کتاب کی قسم ثالث اس لحاظ سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔[21]

قاضی عیاض نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں کتاب کے لکھنے کی غرض وغایت کو بیان کر دیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کے لیے کیا چیز جائز ہے اور کیا چیز جائز نہیں ہے یہ اس کتاب کا اہم موضوع ہے۔جیسا کہ کتاب کا تیسرا باب اس موضوع کو تفصیل سے بیان کرتا ہے جبکہ شروع میں بیان کردہ تمام ابواب اس تیسرے باب کی تمہید اور مقدمہ کے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔[22]

اس ضمن مین الشفاء کی ایک اہم خصوصیت یہ نظر آتی ہے کہ وہ آیات و احادیث اور اقوال و آثار میں جامعیت کی راہ اپناتے ہیں اور متعلقہ موضوع پر تمام آیات و احادیث کو جمع کرتے اور اس سے ایک مکمل اور اجماعی صورت گری کرتی ہے۔اور یہ تقریری اسلوب کی ایک واضح مثال ہے۔

19- الدکتور احمد جمال العمری،السيرة النبوية فی مفهوم القاضی عياض،(دار المعارف،۱۹۸۸)،182-186۔

20- نفس مرجع،514۔

21- نفس مرجع،522۔

22- نفس مرجع،516۔

قاضی عیاض کے طریقہ تالیف کی ایک اہم خوبی ان کی تنقیدی بصیرت ہے۔ وہ مخالف و متصادم آیات و روایات کو نظر انداز یا سرسری بیان کر کے گزر نہیں جاتے بلکہ ان پر کلام و بحث کرتے ہیں۔ اور یہ فنی اسلوب کی بہترین مثال ہے۔

اول یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان مین تطبیق و توفیق پیدا کر کے ان کا ظاہری تصادم دور ہو، اور اگر وہ طبعی طور پر آپس میں متضاد نظر آتی ہیں تو ان میں سے افضل کو ترجیح دیتے ہیں۔

اسی طرح وہ مخالف نظریات و افکار کے علما و فقہاء کی آراء سے بحث کرتے ہیں۔ اور اس ضمن میں نہ تو تعصب کا شکار ہوتے ہیں کہ مسلک مالکیہ کو ترجیح دیں اور دوسروں کو نظر انداز کریں بلکہ وہ دلائل کے ساتھ قبول یا رد کا طریق اپناتے ہیں۔

شفاء کی ترتیب و تدوین میں بے شمار خصوصیات ہیں جن میں مذکورہ بالا کے علاوہ استنباط و استدلال، شاندار سلیس زبان اور خوبصورت ادبی اسلوب، رسول اکرم ﷺ سے والہانہ عقیدت و شیفتگی، شریعت و طریقت کی تطبیق وغیرہ اہم ہیں۔ اور ان کے طریقہ تالیف کی سب سے خوبصورت خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے قاری کو رسول اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت پیدا کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔[23]

آیات قرآنیہ کا اسلوب

قاضی عیاض نے اپنی کتاب "الشفاء" میں کسی بھی موضوع پر سب سے پہلے آیات قرآنیہ کو ذکر کیا ہے۔ جیسے شروع میں اطاعت اور اتباع سنت کو بیان کیا تو پہلے اطاعت کرنے والے کے ثواب اور اجر و فضیلت کو بیان کیا اس کے بعد اس کے ترک کرنے اور مخالفت کرنے والے کے عذاب اور سزا کا ذکر بھی ذکر کیا۔ پھر ان آیات کی وضاحت اور ان کے معنی و مفہوم کے لیے تفسیری کتب کے حوالہ جات بھی دیے۔

جیسا کہ اس مثال سے واضح ہے۔

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [24]

کی وضاحت میں تفسیر السمرقندی کا حوالہ دیا ہے۔[25]

اسی طرح "ان الله اعلم بالمومنين "

23- یٰسین مظہر صدیقی، مصدر سیرت نبوی، 476:1-437

24 - القرآن، 128:9۔

25- قاضی عیاض، الشفاء، 55۔

کے تحت تفسیر الاجمالی کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے ذیل میں مفسرین کے اختلاف کو بھی ذکر کیا کہ یہ خطاب اہلِ عرب سے ہے یا اہلِ مکہ سے یا انسانوں سے۔ پھر اس کی توضیح اور تاکید میں دوسری آیات کو بھی ذکر کیا۔[26] جیسے

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللہُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ ﴾[27]

بعض اوقات بعض آیات کی تفسیر کے ذیل میں اس کی تفسیر کے ساتھ ساتھ احادیث کو بھی ذکر کیا ہے۔

جیسے ﴿ الله نور السمٰوات و الارض ﴾ کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

نور کے معنی کے تحت اس کے متعلقہ قرآن کے دوسرے مقامات پر نور کے متعلقہ جو آیات بیان کی گئی ہیں ان کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴾[28]

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (۴۵) وَّدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَ سِرَاجًا مُّنِيرًا ﴾[29]

آیات کی تفسیر میں قرآۃ شاذۃ کا ذکر

﴿ وَ الَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾[30] کے تحت اکثر مفسرین نے جاء بالصدق سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد لی ہے۔ اور پھر صدق کی قرآت کے بارے میں بھی بیان کیا ہے کہ بعض نے اس کو تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا ہے اور بعض نے صدق بہ سے مراد مومنون مراد لیے ہیں اور بعض مفسرین نے اس سے مراد سیدنا ابو بکر صدیق مراد لیے ہیں۔[31]

کتب تفسیر کا حوالہ دینے کا اسلوب

آپ نے اپنی کتاب میں جہاں قرآن مجید کی کتب تفسیر کا حوالہ دیتے وقت کتب تفسیر کے نام کے بغیر صرف ان کے مفسرین کا اسماء کا ہی اشارہ دے دیا۔

- بعض اوقات صرف "قال المفسرین" لکھ کر آگے چلے گئے۔
- بعض اوقات تفسیر کے حوالہ دیتے وقت صرف صحابی اور تابعی کے نام کا ذکر کر دیا لیکن ان کے مصادر کا ذکر نہیں کیا۔

---

26 - نفس مرجع

27- القرآن، 124:3۔

28- القرآن 15:5۔

29 - القرآن، 46۔

30- القرآن، 33:39۔

31 - قاضی عیاض، الشفاء، 64۔

- بعض اوقات تفسیری اسناد کا صرف ذکر کر دیا گیا جیسے ابوسعید خدریؓ (64ھ)، ابن عطاء 399ھ، امام جعفر صادق 184ھ
- بعض اوقات صرف ان الفاظ کا ذکر کرنا کافی سمجھا۔ اس آیت میں اہل تفسیر نے اتفاق کیا ہے۔

احادیث بیان کرنے کا اسلوب

معجزہ انشقاق قمر کے بارے میں متقدمین کے مؤقف اور ان کے دلائل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اجمع الصحابۃ والمفسرون واهل السنة علی و قوعة-32

صحابہ کرام، مفسرین اور اہل سنت کے اکابرین اس کے وقوع پر متفق ہیں۔

حدیث کی صحت اور ثقہ ہونے کے بارے میں مؤقف بیان کرنا

معجزہ حبس الشمس کے ذیل میں دو احادیث بیان کی گئی ہیں۔ان احادیث کے بیان کرنے کے بعد ان احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

وهذان الحديثان ثابتان،ورواتهما ثقات وان كان لم يذكر الاحديثا واحداً-33

یہ دونوں احادیث ثابت ہیں اور ان کے روات ثقہ ہیں۔

طعام کا آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے کثیر ہو جانے کے سلسلے میں روایات بیان کرنے کے بعد ان کی صحت اور ثقہ ہونے کے بارے میں قاضی عیاض لکھتے ہیں:

واكثرا حاديث هذه الفصول الثلاثة فی الصحيح، وقد اجتمع علی معنی حديث هذا الفصل بضعة عشر من الصحابه، رواه عنهم اضعافهم من التابعين،ثم من لا ينعد بعد هم، واكثر هزه فی قصص مشهورة و مجامع مشهودة ،ولايمكن التحدث عنها الا بالحق ، ولا يسكت الحاضر لها علی ما انكر منها-34

ان تینوں فصول کی اکثر احادیث صحیح ہے اور اس فصل کی احادیث کے مفہوم پر تو دس سے زیادہ صحابہ کرام متفق ہیں اور کئی گنا تابعین عظام نے ان احادیث کی ان حضرات سے روایت کی ہے اور ان کے بعد روایت کرنے والوں کا تو شمار ہی نہیں اور ان میں سے اکثر مشہور واقعات

---

32 - قاضی عیاض، الشفاء، 1:397۔

33- نفس مرجع، 1:401۔

34- قاضی عیاض، الشفاء، 1:419۔

اورم مجمع عام میں بیان ہوئے پس ایسے مواقع پر حق کے سوا بیان نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ وہ حاضرین غلط باتوں پر خاموش رہنے والے نہ تھے۔

کتب احادیث کے حوالہ جات کا اسلوب

قاضی عیاض نے اپنی کتاب کے تالیف کرنے میں مختلف انواع کی کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے۔ بعض کتب کا ان کے مؤلفین کے ناموں کے ساتھ ذکر کیا ہے اور بعض مولفین کی کتب میں سے کتاب کا ذکر کیے بغیر احادیث اور ان کی روایات ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب میں کم و بیش 1300 سے زائد احادیث کے حوالہ جات دیے ہیں۔

قاضی عیاض نے اپنی کتاب میں بعض محدثین کے صرف اسماء کے ذکر کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ بعض اوقات اپنی کتاب میں قاضی عیاض نے صرف راوی حدیث کا اشارہ کر دیا ہے جیسے ابن عباس، عائشہؓ وغیرہ۔[35]

کتب علم الکلام

قاضی عیاض نے اپنی کتاب علم الکلام کے متعلق صرف ان کتب اور متکلمین کے حوالہ جات کو نقل کیا ہے جن کا موقف قاضی عیاض کے مطابق ہے۔ جیسے شب اسرٰی میں حضور نبی کریم ﷺ کا اللہ کے ساتھ کلام فرمانا۔ معجزات کے بیان کے سلسلہ میں عصمۃ الانبیاء کے مؤقف کے ذیل میں ان متکلمین کے حوالہ جات کو نقل کیا ہے جن کے موقف کو قاضی عیاض نے ترجیح دی ہے۔

فنی اسلوب کی مثال

قاضی عیاض رویت باری تعالی کے بارے میں مختلف آراء اور ان کے دلائل بیان کرنے کے بعد اپنی رائے ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> یہ بات صریح حق ہے اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے کہ رویت باری تعالی دنیا میں عقلاً جائز ہے۔ اور یہ ایسی بات نہیں کہ جسے محال کہا جا سکے۔ اس کے دنیا میں جائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کیا تھا۔ یہ بات قطعاً محال ہے کہ نبی اس بات سے بے خبر ہو کہ اللہ سے کس چیز کا سوال کرنا جائز ہے اور کس چیز کا سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس چیز کا سوال کیا تھا جس کا وقوع جائز ہے۔ اور محال نہیں ہے۔

لیکن اس کے وقوع و مشاہدے کا تعلق اس غیب سے ہے جسے کوئی نہیں جانتا ماسوائے ان حضرات کے جن کو اللہ تعالی علم مرحمت فرمائے۔

---

35 - فہد بدری محمد، کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، المناھل، 508۔

ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ جو دنیا میں رویت باری تعالیٰ کو محال بتاتی ہو۔ بلکہ اس میں ایک گونہ جواز پایا جاتا ہے۔ اور شریعت مطہرہ میں اس کے محال یا ممتنع ہونے کی کوئی قطعی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ ہر موجود کی رویت جائز اور غیر مستحیل ہے۔[36]

قاضی عیاض کا مذہب

قاضی عیاض چونکہ مالکی مذہب کے پیروکار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی کتاب میں انہوں نے مالکی مذہب کے مطابق مختلف مقامات پر جزئیات کا ذکر بھی کیا ہے۔ اسی طرح اصول میں آپ نے اشاعرہ مذہب کے مطابق زندگی بسر کی اسی لیے امام غزالی کی رائے کی مخالفت کرتے تھے۔ اس کے علاوہ معتزلہ اور ظاہریہ کی روایات سے بھی اختلاف رکھتے تھے۔ اشاعرۃ میں سے اکثر مقامات پر آپ نے امام باقلانی کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔[37]

نتائج بحث

قاضی عیاض کی اس مبارک تصنیف میں قائم کردہ ابواب و مضامین ہمیں مختلف فکری و اعتقادی جہات پر راہنمائی مہیا کرتے ہیں۔ جن میں سے کچھ کا ذکر درج ذیل ہے:

- تعظیم و توقیر رسول کی جہت پر راہنمائی۔
- محبت و عشق رسول کی جہت پر راہنمائی۔
- ادب رسول کے تقاضوں کی بابت راہنمائی۔
- نصرت رسول کے معنیٰ و مفہوم، اطلاق و انطباق و جملہ تقاضوں سے متعلق راہنمائی۔
- ایسے جامع اصول جن کے ذریعے تحفظ ناموس رسالت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے نام پر شر انگیزی میں با آسانی فرق قائم کیا جاسکے۔
- اطاعت واتباع رسول ﷺ۔
- یہ کتاب محبت رسول میں اضافے کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔
- یہ کتاب زیارت رسول کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. ضرورت اس امر کی ہے کہ ان میں سے ہر موضوع کے حوالے سے تحریک بپا کر کے مسلمانوں کے اندر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نسبت و تعلق رسالت کو مضبوط اور پختہ کرنے کے لئے گلی گلی، محلے محلے، ہر ہر مساجد کے تحت دروس

36- نفس مرجع، 386:1۔

37 - بدری محمد، كتاب الشفا بتعريف حقوق المصطفي، ۵۱۹۔

سیرت کا اہتمام کیا جائے۔ تا کہ لوگوں کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور اسوہ پر عمل کرنے کا داعیہ بیدار ہو تا کہ تعلق بالرسالت میں پختگی آئے۔

2. میلاد رسول ﷺ کو صرف رسمی طور پر نہ منایا جائے بلکہ اوپر بیان کردہ شفاء شریف کے موضوعات کے حوالے سے عوام میں سیمینارز اور پروگرامز مرتب کئے جائیں۔

3. سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں طلبہ و طالبات کے درمیان سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے تحریری اور تقریری مقابلہ جات کا اہتمام کیا جائے۔

4. اہل علم کے مختلف طبقات ان مضامین سے راہنمائی لیتے ہوئے باہم مسلمہ امور پر اتحاد و یگانگت کا علمی ثبوت دیں۔ تا کہ خاص و عام کی فکری منافرت ختم ہو کر مسلمات پر اتفاق و اتحاد کی فضاء قائم کی جا سکے۔

5. جس طرح قاضی عیاض نے اپنی زندگی محبت و متابعت محمدی ﷺ میں گزاری اسی طرح علماء و مشائخ بھی ہر خاص و عام میں محبت و متابعت رسول کے لازم و ملزوم ہونے کی ناگزیریت کو اجاگر کریں تا کہ محبت کے دعوے دار عمل محبت محمدی ﷺ کے جذبہ سے سرشار ہو سکے۔

Bibliography

1. Muhammad, *al-Taʿarīf biʾl-Qāḍī ʿIyāḍ*, researched by Dr Muhammad b. Sharīfa,Wizāra al-Awqāf al-Maghrabiyya, 1406 ah.
2. Ibn al- Khaṭīb al-Andalusī, *al-Īḥāṭa fī Akhbār Gharnāṭa*, Cairo, Maktaba al-Khānijī, 1392 ah.
3. Ibn al-ʿImād al-Ḥanblī, *Shudhrāt al-Dhahab fī Akhbār man Dhahab*, Cairo, Dār al-Āfāq al-Jadīda, n.d.
4. Ibn Khalikān, Wafayāt al-Aʿyān, Beirut, Dār Ṣādir, 1397 ah.
5. Ibn Farḥūn, Ibrāhīm b. ʿAlī, *al-Dībāj al-Madhhab fī Maʿrifa al-Aʿyān ʿUlamāʾ al-Madhhab*, Beriut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, n.d.
6. al-Suyūṭī, Jālāl al-Dīn, Tabaqāt al-Huffāz, Beriut, Dār-ul - Kitāb ala Ilmia, 1403.
7. al-Dhahabī, Shams al-Dīn, Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ, Beirut, Dār al-Fikr, 1997.
8. Muḥaddith Dihlawī, Shāh ʿAbd al-Azīz, *Bustān al-Muḥaddithīn*, Karachi, Noor Muhammad Asaḥḥ al-Matābiʿ wa Kārkhāna Tijārat-e-Kutub, n.d.
9. al-Khafāji, Ahmad Shihāb al-Dīn, *Nasīm al-Riyāḍ fī Sharḥ al-Shifāʾ liʾl-Qādi ʿIyāḍ*, Beriut, Dār al-Kitāb al-ʿArabī, n.d.
10. al-Muqrī, Aḥmad b., *Azhār al-Riyāḍ fī Akhbār Riyadh*, al-Maghrib, Maṭbaʿ Fadāla, n.d.
11. al-Mullā ʿAlī Qārī, *Sharḥ al-Shifāʾ*, Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2001.
12. Shawwāz, al-Ḥusayn b. Muhammad, *al-Qādi Iyād*, Damascus, Dār al-Qalam, 1999.
13. al-Qādi Iyād, *al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Musṭafā*, researched by ʿAbduhū ʿAlī Kūshak, Damascus, Maktaba al-Ghazālī, 2006.
14. al-Qādi ʿIyād, *al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Musṭafā*, researched by ʿAlī Muhammad al-Bājawī, Beriut, Dār al-Kutub al-ʿArabī, 1977.
15. al-Nabhānī, Yūsuf b. Ismāʿīl, *al-Anwār al-Muḥammadiyya min al-Mawāhib al-Laduniyya*, Beriut, Dār al-Kutub, 1997.
16. Hājī Khalīfa, *Kashf al-Ẓunūn ʿan Usāmī al-Funūn*, Baghdad, Manshūrāt Maktaba al-Muthannā, n.d.
17. al-Manāhil, Wizāra al-Dawla al-Mukallafa bi-Shuʾūn al-Thaqāfiyya, al-Rabāt, 1980.
18. Siddīquī, Dr Mazhar Yāsīn, *Masādir Sīrat Nabawī*, Lahore, Dār al-Nawādir, 2016.

19. al-Kittānī, ʻAbd al-Ḥayy b. ʿAbd al-Kabīr, *Fahras al-Fahāris*, Beriut, Dār al-Gharab al-Islāmī, 1989.
20. Carl Brookman, *Tārīkh al-Adab al-ʿArabī*, Beriut, Dār al-Maʿārif, n.d.
21. Nuqūsh, Rasūl Number, editor: Muhammad Ṭufayl, Lahore, Idāra Farogh-e-Urdu, 1982.
22. al-ʿUmrī, Dr Ahmad Jamāl, *al-Sīra al-Nabawiyya fī Mafhoom al-Qādī ʿIyāḍ*, Cairo, Dār al-Maʿārif, 1988.
23. *Dāʾira Maʿārif al-Qarn al-ʿIshrīn*, Beirut, Dār al-Maʿrifa, n.d.
24. *Urdu Dāʾira Maʿārif Islāmiyya*, Lahore, Dānish Gāh Punjab, 1982.
25. al-Zarkalī, *al-Aʿlām*, Beirut, Dār al-ʿIlm liʾl-Malāyīn, 7th edition, 2007.
26. al-Qādirī, Dr Muhammad Ṭāhir, *Maʿārif al-Shifāʾ*, Lahore, Minhāj al-Qurʾān Publications, 2011.